اسلام میں طبی ضابطہ اخلاق: ایک تحقیقی جائزہ

Medical Ethics in Islam: A research overview

محمد زبیر[i] ممتاز خان[ii]

Abstract

Islam has encouraged the every attempt that proves helpful and productive to humanity and its existence. The life is a holy bequest and a sacred trust blessed trust blessed by almighty Allah. Survival is the fundamental right so its protection and maintenance is bligatory upon every individual. No doubt Health is wealth that is why the medical field has been playing a prime role to support the humanity and make the life secured from every disease. Islam gives great tribute to doctors and offers a comprehensive code of conduct and medical ethics for them. In the article under reference, the same has discussed scholarly.

اسلام نے ہر اس اقدام کی حوصلہ افزائی کی ہے جو کسی بھی نوعیت میں انسان کی بقاء اور خدمت کے لئے سود مند ثابت ہو سکتا ہو۔ زندگی ایک قیمتی متاع اور ایک مقدس امانت ہے جس کی حفاظت بہر حال انسان پر واجب ہے۔ بقا بنیادی حقوق میں شامل ہے اور صحت ایک بہت بڑی دولت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ طب نے ہر دور میں انسانی بہبود اور اس کی بیماریوں سے تحفظ میں کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ اسلام طب کے پیشے کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اس سے وابستہ افراد کے لئے جامع اور معقول اخلاقی ضابطہ پیش کرتا ہے جس کو اس مقالے میں شرح و بسط کے ساتھ زیر غور لایا گیا ہے۔

انسان کو اللہ تعالیٰ نے تمام خلائق میں ہر لحاظ سے ممتاز حیثیت دی ہے۔ خوراک، لباس، رہائش، عادات و خصائل اور زندگی کی دوسری قدروں میں اسے مہذب اور متمدن بنایا ہے۔ اس کو عقل و خرد کی دولت کے ساتھ ساتھ وحی کی روشنی سے بہرہ مند فرمایا ہے تاکہ اس کی صلاحیتیں اس کی ذات سمیت اس کے گرد و پیش کے لئے بیش از بیش مفید ثابت ہوں۔ انسانی جسم دو چیزوں سے مرکب ہے ایک روح اور دوسرا جسم۔ یہ دونوں حقیقتیں آپس میں لازم و ملزوم ہیں۔ دین فطرت ہونے کے ناطے اسلام نے ان

---

i لیکچرر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، عبد الولی خان یونیورسٹی، مردان

ii ایم-فل ریسرچ سکالر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، عبد الولی خان یونیورسٹی، مردان

دونوں کی ضروریات اور تقاضوں کو تسلیم کیا ہے۔ چوں کہ ان میں سے کسی ایک کے تقاضوں کو چھوڑنے سے انتہاپسندی جنم لیتی ہے اسی وجہ سے اسلام میں نہ جامد رہبانیت کی گنجائش ہے اور نہ ہر قید سے آزاد مادہ پرستی کی۔

زندگی ایک قیمتی متاع ہے جس کی حفاظت اور بقاء کے لئے ممکنہ حد تک کوشش کرنا انسان پر لازم ہے۔ شریعت مطہرہ میں خودکشی، قتل وغارت گری، خون ریزی اور فساد اس وجہ سے حرام ہیں کہ یہ چیزیں انسانی بقاء کو نقصان پہنچاتی رہی ہیں۔ جن اقدامات سے انسانی زندگی بچ سکتی ہے اسلام نہ صرف ان کی ترغیب دیتا ہے بلکہ ایک درجے میں اس کو واجب ٹھہراتا ہے۔ سخت بھوک کی حالت میں اگر کھانے کو کچھ نہ ملے اور انسان مرنے کے قریب ہو تو زندگی کی بازی ہارنے سے بچنے کے لئے بقدر ضرورت مردار کھانے کی رخصت دی گئی ہے اور اس حالت میں رخصت ہی پر عمل کرنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلاَ عَادٍ فَلا إِثْمَ عَلَيْهِ [1]

"جو کوئی تم میں سے مجبور ہو اور وہ لذت حاصل کرنے والا اور حد سے تجاوز کرنے والا نہ ہوں تو ان حرام چیزوں کو کھالینے میں کوئی گناہ نہیں۔"

جسم کے تحفظ کی خاطر ابتدائے افرینش سے انسان نے حملہ آور بیماریوں کی روک تھام کے لئے تگ ودو کی ہے۔ اس نے ہر دور میں دستیاب وسائل سے امراض کا علاج کیا ہے۔ اگرچہ ابتدا میں اس کی شکل سادہ اور محدود تھی جس میں مقامی ٹوٹکوں اور گھریلو طریقوں کا سہارا لینا شامل تھا۔

قدیم تہذیبوں میں طب ایک معروف فن تھا جس میں یونان سب سے آگے رہا۔ عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے جو معجزات دیئے تھے ان میں مادرزاد اندھوں اور برص کے مریضوں کا علاج شامل تھا جیسا کہ قرآن کریم میں ہے:

وَأُبْرِىءُ الأَكْمَهَ والأَبْرَصَ وَأُحْيِي الْمَوْتَى بِإِذْنِ اللَّهِ [2]

"میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے اندھوں کو بینا اور برص کے مریضوں کو صحت یاب اور مردوں کو زندہ کرتا ہوں۔"

ابادی میں بے تحاشا اضافہ سے جہاں مختلف النوع امراض نے جنم لیا ہے وہاں ماہرین نے ان کے علاج کے لئے نئے طریقے، سریع الاثر ادویات اور تشخیص کے جدید آلات بھی دریافت کئے ہیں۔ بلامبالغہ یہی شعبہ دور جدید میں بہت ترقی کر گیا ہے جو نہ صرف سائنس کے ایک مستقل شعبے کا روپ دھار گیا ہے بلکہ دکھی انسانیت کی خدمت کا سہرا بھی اس کے سر ہے۔ اسلام نے ہر اس کام اور ہنر کی حوصلہ

افزائی کی ہے جس کے ساتھ معاشرے کی فلاح وبہبود وابستہ ہو۔ ایک انسانی زندگی کو بچانا ساری انسانیت کا بچاؤ سمجھا جاتا ہے جس میں طب جیسے انسان دوست شعبے کی خدمات بھی شامل ہیں۔ قرآن وسنت نے طب اور اس کے متعلقات کو خوب زیر بحث لایا ہے چنانچہ پہلی وحی اس حقیقت کو اجاگر کرتی ہے:

خَلَقَ الإِنسَانَ مِنْ عَلَقٍ[3]

"انسان کو اللہ تعالیٰ نے جم ہوئے خون سے پیدا کیا ہے۔"

قرآن کے نزول سے قبل بنی نوع انسان اپنے اندر کی پوشیدہ حقائق اور جسم کے ابتدائی ادوار سے واقف نہیں تھا۔ قرآن حکیم نے ان مضمرات سے پردہ اٹھا کر انسان کے اندر ذوق تجسس کو تحریک دی اور شرعی علوم کے ساتھ ساتھ طبی، فنی، عمرانی اور سیاسی علوم کی داغ بیل ڈال دی۔ نبی کریم ﷺ نے علم طب کو پزیرائی بخشی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَاءً إِلاَّ أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً[4]

"اللہ تعالیٰ نے کوئی مرض ایسا پیدا نہیں کیا جس کے لئے شفاء نازل نہ فرمائی ہو۔"

طبیب یا ڈاکٹر کسی قوم کا مسیحا اور ان کی زیست کا سہارا ہے۔ وہ زندگی کا پیام لانے والا قوم کے لئے خوش حالی کا سفیر ہے۔ ان کی سنجیدگی، ہمدردی اور خدمت سے معمور جذبہ اجڑی ہوئی آنگن میں زندگی کی لہر دوڑاتی ہے۔ ایک ڈاکٹر کو کون سا ضابطہ اخلاق اپنانا چاہئے ذیل میں اس کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

1. ڈاکٹر کو اپنے فن میں مہارت حاصل ہونی چاہئے

ضروری ہے کہ ڈاکٹر کسی مستند اور قابل اعتماد ادارے سے سند یافتہ اور اپنے فن پر عبور رکھتا ہو۔ اگر اس کو مطلوبہ مہارت حاصل نہ ہو اور کسی جعلی ڈگری یا سند کی آڑ لے کر لوگوں کو فریب دے رہا ہو تو شرع اور قانون دونوں کے ہاں مجرم ٹھہرتا ہے۔ حدیث میں آتا ہے:

من تطبب ولا يعلم منه طب فهو ضامن[5]

"جس نے اپنے آپ کو طبیب ظاہر کیا حال آں کہ اس کو طب کا علم حاصل نہ تھا تو ایسا شخص ضامن (ذمہ دار) ہوگا۔"

طب ایک حساس اور نازک فن ہے جس کا براہ راست تعلق انسانی حیات اور اس کی بقا سے ہے اس میں معمولی غفلت و لاپرواہی مریض کے لئے جان لیوا ثابت ہوتی ہے ۔ غیر مستند، ناتجربہ کار عطائی ڈاکٹر و حکیم جن کی ہر زمانے میں کمی نہیں رہتی کی مشق اور تجربہ آزمائی یقیناً انسانیت کے ساتھ کھیلنے کے مترادف ہے جس کا قرض انہیں نہ صرف قوم بلکہ اللہ تعالیٰ کو بھی چھکانا پڑے گا حدیث میں ہے:

الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلاَبِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ[6]

"وہ شخص جس کے اندر کوئی صفت نہ ہو اور وہ اس کی نمائش کرانا چاہتا ہو تو اس نے جھوٹ کے دو کپڑے پہن رکھے ہیں۔"

قوم کے ساتھ اہل حل وعقد کی ذمہ داری ہے کہ ایسے عناصر کو بے نقاب کر کے عوام الناس کو ان کے جھانسے میں پھنسنے سے بچائیں۔

2. ڈاکٹر کو رازداری کا ثبوت دینا چاہیے

ڈاکٹر کو مریض کی رازوں کا امین ہونا چاہیے۔ علاج کے لئے مختلف قسم کے مریض آتے ہیں جن میں بعض کے امراض پوشیدہ نوعیت کے ہوتے ہیں جنہیں دوسروں کو بتانا مناسب نہیں ہوتا۔ عمل جراحی کے دوران بھی رازداری کا دامن تھامنا چاہیے۔ اسلام نے پردہ پوشی کی تعلیم دی ہے اور اسے بڑی نیکی قرار دیا ہے ایک حدیث میں آتا ہے:

مَن سَتَرَمُسلمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِی الدُنیَا والأخِرَةِ[7]

"جس نے ایک مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس پر پردہ ڈال دیں گے۔"

راز چھپانا جہاں واجب ہے وہاں اس کو عیاں کرنا حرام ہے۔

3. ڈاکٹر کو اپنے پیشے سے مخلص رہنا چاہیے

ڈاکٹر کو اپنا فرض منصبی نبھانے میں تن دہی اور دیانت داری سے کام لینا چاہیے۔ اگر وہ کسی سرکاری عہدے پر کام کر رہا ہے تو اس کے اوقات کار محکمے کا قرض اور امانت ہیں۔ اللہ تعالیٰ امانت کی ادائیگی کے متعلق فرماتے ہیں:

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤدُّواْ الأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا[8]

"تحقیق اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتے ہیں کہ امانتوں کو ان کے اہل کے سپرد کرو اپنا فرض پورا کرنا بھی امانت ہے جس سے عہدہ برا ہونا ضروری ہے۔"

طب کے پیشے سے منسلکہ افراد کا خلوص اور صدق نیت علاج میں مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ اگر معالج انسانیت کی خدمت اور خیر خواہی کا ارادہ دل میں رکھے تو بفحوائے حدیث:

انماالاعمال بالنیات[9] "اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔"

اسے برابر عبادت کا ثواب ملے گا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے توفیق شامل حال ہوگی۔

4. ڈاکٹر صدق وراست بازی کا پیکر ہونا چاہیے

صدق وصفائی انسان کے وقار اوراس کے پیشے کی عظمت کو چار چاند لگاتی ہے۔ جھوٹ ایک معاشرتی اور اخلاقی برائی ہے جس کے خلاف ہر سطح پر آواز اٹھائی گئی ہے۔ طب کے پیشے میں جھوٹ، غلط بیانی اور حقائق کے خلاف رپورٹنگ دوسروں کے ساتھ ناانصافی اور ان کی حق تلفی کا سبب بنتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَاجتَنِبُواقَولَ الزُّور[10] "اور تم جھوٹ بولنے سے بچو۔"

جھوٹ بولنا اور گواہی چھپانا گناہ کبیرہ ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ[11]

"گواہی کو مت چھپاو اور جو کوئی گواہی کو چھپاتا ہے تو درحقیقت اس کا دل گناہ کار ہے۔"

فوجداری مقدمات میں ڈاکٹر کی مرتب کردہ رپورٹ اہم دستاویز سمجھی جاتی ہے اوراس کی روشنی میں دعوی کی جانچ پڑتال کی جاتی ہے اگر اس میں جھوٹ اور حقیقت کے خلاف مواد کی آمیزش ہو تو مظلوم کا حق ضائع ہوگا اور مجرم قانون کے پنجے سے بچ نکل جائے گا۔ بعض سرکاری ملازمین میڈیکل کے نام پر چھٹیاں لیتے ہیں یا پنشن وغیرہ حاصل کرتے ہیں جن کا حقیقت کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔ ڈاکٹر کا اسی طرح کے میڈیکل سرٹیفیکیٹ بنانا کتمان حق اور محکمے کے ساتھ دھوکہ ہے۔ مریض ڈاکٹر کو بھی خواہ مشیر سمجھ کر اس کے پاس جاتا ہے لہٰذا اس کو درست مشورہ دیناڈاکٹر کا فرض بنتا ہے۔ حدیث میں آتا ہے:

المستشار مؤتمن[12] "کہ جس سے مشورہ لیا جاتا ہے وہ امین ہوتا ہے۔"

اگر ڈاکٹر کے پاس کسی مریض کا علاج نہ ہوں تو خواہ مخواہ اپنے پاس رکوانے کی بجائے کسی اور معالج کو بھیج دینا ضروری ہے۔ ڈاکٹر کو اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہیے کہ دوران تشخیص غلط نسخہ تجویز نہ کرے۔ اس میں بے احتیاطی مریض کی جان کے لئے خطرہ ثابت ہوسکتی ہے۔ خصوصاً مختلف قسم کے ٹسٹ میں درست اور حقائق پر مبنی معلومات بہم پہنچانے چاہیے کہ ٹسٹ کی روشنی میں مرض کی نشاندہی ہو کر دوائی تجویز کی جاتی ہے۔

5. ڈاکٹر کو صبر وبرداشت کا مظہر ہونا چاہیے

ڈاکٹر کا واسطہ ایک ایسی مخلوق سے پڑتا ہے جو قابل توجہ ہونے کے ساتھ ساتھ قابل رحم بھی ہوتی ہے۔ بیماری کی وجہ سے مریض کی قوتیں مضمحل اور غیر معتدل ہوجاتی ہیں جس سے ان کے اندر برداشت کی کمی پیدا ہوجاتی ہے۔ اس صورت حال سے کماحقہٗ نمٹنے کے لئے ڈاکٹر کو اپنا لب ولہجہ نرم رکھنا چاہیے۔ تند

خوئی، سخت مزاجی اور حد سے زیادہ سنجیدگی مریض کے لئے مایوس کن ثابت ہوتی ہے۔ قرآن وسنت میں بھی اس کی ترغیب دی گئی ہے۔

وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا[13] "اور لوگوں کے ساتھ خوش اسلوبی سے بات کیا کرو۔"

حدیث میں آتا ہے:

لا تحقرن من المعروف شيئًا ولو ان تلقى اخاک بوجه طلق[14]

"نیکی کو معمولی نہ سمجھو اگرچہ وہ اپنے بھائی کے ساتھ خندہ پیشانی سے ملنا کیوں نہ ہوں۔"

ایک اور حدیث میں ہے:

إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ[15]

"مؤمن اپنے حسن اخلاق سے روزہ دار، شب زندہ دار کا درجہ حاصل کرتا ہے۔"

علاج کے ساتھ ڈاکٹر کی جانب سے حوصلہ افزائی دیرپا اثر رکھتی ہے اور مریض کو حوصلہ دلانے اور اس کی دل جوئی کرنے سے مرض میں کافی حد تک کمی لائی جاسکتی ہے۔

6. ڈاکٹر کی اولین ترجیح مخلوق کی خدمت ہونی چاہیے۔

ڈاکٹر دکھی انسانیت کی خدمت کو سر فہرست اور ذاتی منفعت اور اپنی انا کی تسکین کو ثانوی درجے پر رکھ کر کامیاب معالج بن سکتا ہے۔ وہ اپنے پیشے کا محور محض دولت جمع کرنا نہ رکھے کہ حقیقی خوشی صرف اپنے لئے خوشی تلاش کرنے میں نہیں بلکہ دوسروں کو خوش رکھنے اور انہیں سکون پہنچانے میں ہے جو کسی شکستہ دل کی دل جوئی سے بآسانی ہاتھ آسکتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

السَّاعِي عَلَى الأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ ، أَوكالذى يصوم النَّهَارَ ويقوم اللَّيْلَ[16]

"جو شخص کسی بیوہ یا مسکین کی حاجت روائی میں کوشش کرتا ہے وہ فی سبیل اللہ مجاہد کی طرح ہے۔ یا وہ اس روزہ دار جیسا ہے جو ہمیشہ روزہ رکھتا ہے یا اس عبادت گذار کی طرح ہے جو ساری رات کھڑا رہتا ہے۔"

دوسری حدیث میں ہے:

مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ[17]

"جب تک کوئی کسی مسلمان کی حاجت میں لگا رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی بگڑی بنانے میں لگا رہتا ہے اور جو کوئی کسی مسلمان سے کوئی مصیبت دور کرلے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی مصیبت دور کرے گا۔"

فیس لینا ڈاکٹر کا حق ہے لیکن بعض اوقات ایسے مریض بھی آجاتے ہیں جن کے پاس پیسے نہیں ہوتے تو ڈاکٹر حضرات کو ان کے ساتھ نرمی برتنی چاہیے۔ اگر خدانخواستہ فیس کی عدم موجودگی کی وجہ سے وہ علاج سے محروم رہ جائیں تو مرتے دم تک ان کی یہ احساس محرومی دل میں رہے گی۔ علاج معالجے کا حق لاچار اور نادار طبقہ کو بھی ملنا چاہیے۔ جس میں ڈاکٹر حضرات کا تعاون بہت اہم ہے۔ اگر یہ حضرات فیسوں میں کمی لائیں یا واقعی غریب اور بے بس افراد کو مستثنیٰ قرار دیں تو علاج کی سہولت ایک عام شہری تک بآسانی پہنچ سکتی ہے۔ اگر مقامی اور ملکی سطح پر ڈاکٹر کو ضرورت ہو تو اس کا اخلاقی فرض بنتا ہے کہ وہ ملکی ضرورت کو ترجیح دے۔ ڈاکٹر کسی ملک کا سرمایہ ہوتا ہے لہٰذا ان کو جائز مقام دلوانا اور ہر قسم تحفظ فراہم کرنا بھی ضروری ہے۔ دواسازی اور دوافروشی ایک سود مند کاروبار بن چکا ہے جس کا منفی اثر ادویات کے معیار اور مریضوں کی صحت پر پڑتا ہے۔ اجتماعی سوچ، عمومی منفعت اور آخرت کی جواب دہی کا احساس اجاگر کرنے سے اس برائی کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔

7. ڈاکٹر طب سے متعلقہ بنیادی دینی مسائل سے آگاہ ہو

علاج معالجہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں کرنی چاہیے دوا تجویز کرنے یا علاج کرنے کے لئے وہ طریقہ نہ اپنائے جس کی اسلام اجازت نہیں دیتا۔ اس کا دوسرا مطلب یہ ہے کہ ڈاکٹر کا طب سے متعلقہ فقہی مسائل سے آگاہی ضروری ہے۔

نتائج

طب سے وابستہ طبقہ اللہ تعالیٰ کی صفت شافی کا مظہر ہے۔ ان کی سنجیدگی اور فرائض کی درست بجاآوری شفاء کا موجب بن سکتی ہے اور ان کا تغافل شفاء جیسی نعمت سے انسانیت کو محروم رکھنے کا سبب بن سکتا ہے۔ ملکی اور مقامی طور پر ڈاکٹر حضرات کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے۔ اور الحق للقریب ثم للبعید کو سامنے رکھ کر قوم کی خدمت کو بیرون ملک خدمات پر ترجیح دینی چاہئے۔ ڈاکٹر اپنے فن سے واقف، رازدار، دیانت دار اور دکھی انسانیت کے جذبہ خدمت سے سرشار ہونا چاہئے۔ طب سے متعلقہ مسائل سے واقفیت وابستگان طب کے لئے ضروری ہے۔

حواشی وحوالہ جات

1 سورۃ البقرۃ ۲: ۱۷۳

2 سورۃ آل عمران ۳: ۴۹

3 سورۃ العلق ۹۶: ۲

4 امام بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب الطب، باب ما انزل اللہ داء، حدیث (۵۶۷۸) دار الشعب قاہرہ، ۱۹۸۷ء

5 ابو داود، سلیمان بن اشعث، السنن، کتاب الدیات، باب فیمن تطبب، حدیث (۴۵۸۸) دار الکتاب العربی بیروت، س۔ن

6 صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب المتشبع بمالم ینل، حدیث (5219)

7 امام مسلم، مسلم بن حجاج القشیری، الجامع الصحیح، کتاب البر والصلۃ، باب تحریم الظلم، حدیث (۶۷۴۳) دار الجیل بیروت، س۔ن

8 سورۃ النساء ۴: ۵۸

9 صحیح البخاری، کتاب بدء الوحی، باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ ﷺ، حدیث (۱)

10 سورۃ الحج ۲۲: ۳۰

11 سورۃ البقرۃ ۲: ۲۸۳

12 سنن ابی داود، کتاب الادب، باب فی المشورۃ، حدیث (۵۱۳۰)

13 سورۃ البقرۃ ۲: ۸۳

14 صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب استحباب طلاقۃ الوجہ، حدیث (۶۸۵۷)

15 سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی حسن الخلق، حدیث (۴۸۰۰)

16 صحیح بخاری، کتاب الادب، باب الساعی علی الارملۃ، حدیث (۶۰۰۶)

17 صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ (۴۶) باب تحریم الظلم، حدیث (۶۷۴۳)